خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
3-مارچ 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 51 اتوار 12 شوال-1416ھ' 3 امان 1375 ہش' 3-مارچ 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اسے دیا جاتا ہے

جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے اس اقرار اور عہد کی رعایت کرو اور ہر قسم کے گناہوں سے بچتے رہو۔ پھر اس اقرار پر قائم اور مضبوط رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو وہ یقیناً تمہیں تسلی اور اطمینان دے گا اور تمہیں ثابت قدم کرے گا کیونکہ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اسے دیا جاتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جن کو میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے واسطے قسم قسم کے ابتلاء اور مشکلات پیش آئیں گے۔ لیکن میں کیا کروں یہ ابتلائے نہیں۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور کوئی اس کی طرف جاتا ہے تو اس کے واسطے ضرور ہے کہ ابتلاؤں میں سے ہو کر گذرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب انسان دنیا کی طرف جھکتا ہے اور بہت امور کو اپنے گلے ڈال لیتا ہے تو ایک طول امل پیدا ہو جاتا ہے۔ طول امل سے ہی سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے اور بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے اور کہتا ہے یہ کروں گا وہ کروں گا۔ اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے۔ (صاحب ایمان) کو چاہئے کہ رات کو سوئے اور صبح اٹھنے کی امید نہ کرے اور صبح اٹھے تو رات تک زندگی کی امید نہ رکھے۔ سب سے اعلیٰ اور آخری بات یہ ہے کہ دل کی پاکیزگی حاصل ہو۔ جب خدا تعالیٰ کسی پر فضل کرتا ہے تو دل کی پاکیزگی اس کو عطا کرتا ہے۔ بغیر فضل الٰہی کے پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اول بات یہ ہے کہ طول امل جاتا رہے۔ تب انسان تسلی پکڑتا ہے۔ جب انسان دن بھر ناجائز وسائل اختیار کرتا ہے اور دنیا کمانے کے پیچھے پڑا رہتا ہے تو دل ناپاک ہو جاتا ہے۔ مگر موت سے زیادہ اور کوئی واعظ نہیں۔ یہی بڑا واعظ ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 516)

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ شبرہ مریم صاحبہ بنت مکرم سید تنور حسین شاہ صاحب بہاولنگر کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم عبدالہادی صاحب مقیم اوسلو' ناروے ابن مکرم عبدالرحمٰن عابد صاحب ٹاؤن شپ لاہور مورخہ 29 دسمبر1995ء کو بیت الاحمدیہ بہاولنگر میں مکرم محمد اسلام شمس صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ ایک لاکھ روپے حق پر پڑھا اور دعا کرائی۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد رحیم صاحب ابن مکرم محمد رفیق صاحب لاہور حال جرمنی کا نکاح بہمراہ محترمہ شازیہ نگہت صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب لاہور بعوض پانچ ہزار ڈی۔ایم مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 96-2-9 کو دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ مکرم نصیر احمد شاد صاحب ایم۔اے استاذ جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم نعیم احمد بشیر صاحب کو مورخہ 28 فروری 1996ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام صبا نعیم رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری نواب دین صاحب باجوہ بھاگووال سیالکوٹ کی پڑپوتی اور مکرم شیخ محمد اسلم صاحب نیو انار کلی لاہور کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو خیانت اور دیانت کا اصل مفہوم سمجھائے۔ اور ہماری جماعت دینی امور میں ہی نہیں بلکہ دینوی امور میں بھی سب لوگوں سے بڑھی ہوئی ہو تا کہ جو کام اس کے سپرد ہوں۔ ان کو عمدگی سے کرے۔

(از خطبہ 6۔جولائی 1933ء)

آنریری کام کرنے والے اپنا فرض عمدگی اور کوشش سے ادا کیا کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

یہ بھی ایک نقص ہے کہ آنریری کام کرنے والے کام کرنے کی ذمہ داری کو نہیں سمجھتے۔ حالانکہ جب کسی نے اقرار کرلیا کہ میں فلاں کام کروں گا اور وہ کرتا نہیں تو وہ ایسا ہی مجرم اور خائن ہے جیسا تنخواہ لے کر کام نہ کرنے والا کیونکہ اس کے کام نہ کرنے سے بھی سلسلہ کو ایسا ہی نقصان پہنچے گا جیسا تنخواہ لے کر نہ کرنے والے سے۔ اور یہ ایسی بات ہو گی جیسے اگر کوئی شخص بیمار ہو۔ جس کا ایک نوکر ہو۔ اگر نوکر وقت پر اسے دوائی لا کر نہ دے گا تو بیمار کو نقصان پہنچے گا۔ لیکن اگر کوئی محبت سے اس کی تیمارداری کرنے لگے اور وہ دوائی لا کر نہ دے تو کیا اس کا اثر نہ ہو گا۔ ہو گا۔ پس اگر آنریری کام کرنے والا جب دوسروں کو اس کام کے کرنے سے روک دیتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ خود کام کرے نہ کہ نقصان پہنچائے۔ اگر وہ کام کرنے کا اقرار نہ کرتا تو کوئی اور اس کام کو کرلیتا۔ مگر اس نے اقرار کر کے پھر کام خراب کیا۔ پس جو لوگ تنخواہیں نہیں لیتے۔ ان کا بھی اسی طرح فرض ہے جس طرح تنخواہ لینے والوں کا۔ اگر وہ کام کو عمدگی کے ساتھ اور پوری کوشش سے نہیں کرتے تو وہ بھی خائن ہیں۔ اسی طرح جو شخص روپیہ احتیاط سے خرچ نہیں کرتا وہ بھائی خائن ہے۔ جو وقت پورا نہیں دیتا وہ بھی خائن ہے۔ اور وہ جس کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ کوشش سے کام سیکھ کر کام چلائے گا مگر وہ اس طرح نہیں کرتا کام کی مالہ وماعلیہ سے واقفیت پیدا نہیں کرتا وہ بھی خائن ہے۔ اور یاد رہے کہ خیانت اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ وہی (صاحب ایمان) ہے جو امین ہے اور جو امین نہیں وہ (صاحب ایمان) نہیں۔

پس میں خصوصیت سے یہاں کے لوگوں کو اور باہر کے سیکرٹریوں اور امیروں کو توجہ دلاتا ہوں کہ آنریری طور پر کسی کام کا ذمہ لینے کا یہ مطلب نہیں کہ اس کام کا کرنا فرض نہیں ہوتا۔ اگر آنریری کام کرنے والے اپنے کام میں کوتاہی کرتے ہیں وہ تو ویسے ہی خائن ہیں جیسے تنخواہ لے کر کام میں خیانت کرنے والے۔

خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے والا سعادت مند ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

3- امان 1375 ہش — 3 - مارچ 1996ء

کامیابی کا گُر

انسان کو اپنے اوپر کتنا ہی اعتماد کیوں نہ ہو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنے ہر کام میں یقیناً کامیاب ہو گا۔ کامیابی اور ناکامی دونوں کے پیش آنے کا امکان ہوتا ہے۔ اعتماد کا تو صرف یہ مطلب ہے کہ انسان اپنی ذات میں سمجھتا ہے کہ میں یہ کام کر سکتا ہوں اور وہ کرنا شروع بھی کر دیتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ وہ کامیاب ہو جائے۔ ناکام بھی ہو سکتا ہے۔ آخر صرف اعتماد تو ایسی بات نہیں کہ انسان کو کامیابی تک پہنچا دے۔ اعتماد تو صرف یہ کرتا ہے کہ انسان کو کام کرنے پر آمادہ کر دیتا ہے۔ اور اس یقین کے ساتھ آمادہ کرتا ہے کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ لیکن اس کام کے کتنے ہی عوامل ہیں جو اس کے اپنے اختیار میں نہیں۔ اس کی اپنی کتنی ہی کمزوریاں ہیں جن پر اسے کوئی اختیار نہیں۔ پس وہ کامیاب بھی ہو سکتا ہے اور ناکام بھی۔ اسی طرح اگر کامیابیوں کو دیکھا جائے تو کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کسی کامیابی کی آخری حد کو چھو سکتا ہے۔ چھونے کی کوشش تو ضرور کرتا ہے۔ اور وہ کام کرتے ہوئے اپنے دل میں ایک اعتماد پیدا کر لیتا ہے اور اس کا اعتماد بڑھتا رہتا ہے۔ لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ وہ ہر بات میں کامیاب ہو جائے اور کامیابی بھی آخری حد کو چھونے والی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی حد تک کامیاب ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی کامیابی اس کے لئے پورے طور پر تسلی بخش نہ ہو۔ یہ ساری باتیں ہمیں بتاتی ہیں کہ ہم چاہے کتنا ہی اعتماد رکھتے ہوں۔ چاہے کتنا ہی اچھا کام کر سکتے ہوں ہمیں کسی اور طاقت کی ضرورت بھی ہے۔ کہ وہ ہمیں ناکامیوں سے بچا لے اور ہماری کامیابیوں کو آگے سے آگے لے جائے۔

یہ طاقت تو دراصل اللہ تعالیٰ ہی سے مانگی جا سکتی ہے۔ اگرچہ اس کے ذرائع انسان بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن کوئی ہماری مدد کرے گا یا نہیں۔ کرے گا تو کتنی مدد کرے گا اور اگر مدد کرے گا تو ہمیں کس حد تک ناکامی سے بچا سکے گا۔ اور کس حد تک کامیابی سے ہمکنار کر سکے گا۔ اس بات کے لئے بھی ہمیں خدا تعالیٰ ہی کی طرف دیکھنا پڑتا ہے اور دیکھنا بھی چاہئے۔ پس اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے اور اپنی قوت اور اہلیت کو بڑھانے کے لئے ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف دیکھیں اس سے طاقت اور قوت اور اہلیت مانگیں۔ اسی کا نام دعا ہے۔ اور چونکہ ہم اپنی زندگی میں ہر لحہ کچھ نہ کچھ کر ہی رہے ہوتے ہیں۔ جس میں کبھی ناکام ہو جاتے ہیں اور کبھی کامیاب۔ کبھی ناکامی بہت زیادہ ہوتی ہے کبھی کامیابی اپنی تسلی کے مطابق نہیں ہوتی۔ تو چونکہ ہر لحہ ہم کچھ کر ہی رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر لحہ ہمارا دھیان خدا تعالیٰ کی طرف رہنا چاہئے۔ اسی سے ہمیں مدد مانگتے رہنا چاہئے کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں اس میں نہ صرف یہ کہ ناکامی نہ ہو بلکہ کامیابی ہو اور اعلیٰ درجے کی کامیابی ہو۔ بعض اوقات یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم سمجھیں کہ ہم کچھ نہیں کر رہے۔ اس وقت بھی کچھ نہ کچھ کرنے کے لئے دعا کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ جو لحہ بیکار گزرے اس کو تو زندگی سے خارج ہی ہو جانا چاہئے۔ یہ دار العمل ہے یہاں ہمیں عمل کرنا ہے ہر لحہ ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا ہے۔ اور ہر لحہ ہمیں خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی ہے۔ اگر کچھ نہیں کر رہے تو پھر بھی مدد مانگنی ہے۔ کہ کرنے کی توفیق دے۔ پس دعا کی ضرورت اور اہمیت کو سمجھ کر ہمیں ہر لحہ کام میں لانا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں ناکامیوں سے بچائے اور کامیابیوں سے ہم کنار کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے۔

○

آنسوؤں کو خوبصورت دیکھ کر روتا رہا
باربار اپنے دُھلے چہرے کو میں دھوتا رہا

رات کی تاریکیوں میں شہر پر یلغار تھی
شکر ہے مَیں سو گیا اور رات بھر سوتا رہا

پاک دامانی کو میں نے زیرِ داماں رکھ دیا
اور میری معصیت کا فیصلہ ہوتا رہا

اِس طرف دیوار کے ہر چیز روشن ہو گئی
اور اندھیرا اُس طرف تاریک تر ہوتا رہا

مردِ میداں ہوں مَیں اس میدان کا مت پوچھئے
جیت جانے کے لئے کیا پا کے کیا کھوتا رہا

خوں تو میرے جسم کے زخموں سے بھی رستا رہا
میں فقط غیروں ہی کے زخموں کا خوں دھوتا رہا

کونپلیں پھوٹی ہیں نامعلوم پودوں کی نسیم
جانے کیا دل کی زمیں میں عمر بھر بوتا رہا

نسیم سیفی

تیر کا رُخ کرو مری جانب
زخم کی تو مجھے ضرورت ہے
لوگ ہنستے ہیں ان کو ہنسنے دو
آنسوؤں سے مجھے محبت ہے

ابوالاقبال

ناپاک دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا

اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ مورد غضب الٰہی ہو گا جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو۔ وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہو گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں-

(آج کا یہ خطبہ میں واشنگٹن ڈی- سی امریکہ سے دے رہا ہوں اور اس اعلان کی ضرورت اس لئے ہے کہ بہت سی جماعتوں میں اب براہ راست خطبے کی آواز پہنچنے لگی ہے- چونکہ میں سفر پر ہوں اس لئے جہاں بھی کوئی خطبہ پڑھا جاتا ہے وہاں خطبہ کا آغاز اسی فقرے سے کرتا ہوں کہ میں اس وقت کہاں سے بول رہا ہوں)

یہ سلسلہ مضامین جو جاری ہے اس کا تعلق (کلام الٰہی کی) دعاؤں سے ہے- یعنی ان لوگوں کی دعاؤں سے جن کے متعلق ہم روزانہ (-) یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں ان انعام یافتہ لوگوں کی راہ پر چلا- چونکہ یہ ایک بہت مشکل راہ ہے اس لئے میں نے پہلے سے ہی یہ واضح کر دیا تھا کہ اس راہ پر چلنا دعاؤں کی مدد کے بغیر ممکن نہیں اور (کلام الٰہی) نے خود ہی وہ سب دعائیں سکھادی ہیں جن دعاؤں کی مدد سے پہلے انعام یافتہ لوگوں نے یہ مشکل راہیں طے کیں- پس ان دعاؤں سے غافل رہ کر ہر (عبادت) میں یہ دعا کرتے رہنا کہ اے خدا! ہمیں انعام یافتہ لوگوں کی راہ پر چلا' کوئی معقول طریق نہیں ہے- ایک طرف تو ایک بہت ہی مشکل راہ پر چلنے کی دعا مانگی جارہی ہے- دوسری طرف ان لوگوں کی اداؤں سے پوری طرح ناواقف جن لوگوں نے اس سے پہلے ان راہوں پر چل کر خدا سے انعام پائے تھے اور خدا تعالیٰ نے ان کا ذکر تفصیل سے (کلام الٰہی) میں محفوظ فرمادیا کہ یہ وہ انعام یافتہ لوگ تھے- یہ یہ کیا کرتے تھے اور اس اس طرح مجھ سے دعائیں مانگا کرتے تھے اور اس طرح قبول فرماتا تھا اور ان پر مزید انعامات کی بارش نازل فرمایا کرتا تھا-

حضرت ایوب علیہ السلام کی ایک دعا پہلے بھی گزر چکی ہے- اب ایک اور دعا ہے جس کی ادا اس پہلی دعا سے کچھ مختلف ہے (-)

فرمایا کہ میرے بندے ایوب کو بھی تو یاد کرو- (-) جب اس نے اپنے رب کو بڑے درد سے پکارا اور یہ کہا کہ مجھے شیطان نے بہت ہی تکلیف اور عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے- اس دعا کی ادا کچھ مختلف اس رنگ میں ہے کہ یہ دعا سے بڑھ کر شکایت کا رنگ رکھتی ہے- یہ نہیں کہا کہ اس لئے تو میری مدد فرمایا یہ کر اور وہ کر بلکہ بے ساختہ درد کا اظہار ہے جیسے بسا اوقات کوئی بچہ اپنی بیماری کا بتاتا ہے کہ میرا سر درد سے پھٹا جارہا ہے اور آگے کچھ نہیں کہتا- تو بعض دفعہ ان مانگی دعائیں جو محض درد کا اظہار ہوتی ہیں بہت گہرا اثر رکھتی ہیں- اس لئے خدا تعالیٰ نے معاً بعد فرمایا- (اپنی ایڑی سے اسے تیز بھگا) یہ بھی نہیں کہا کہ ہم نے دعا قبول کرلی کیونکہ دعا تو ایک بین بین سا رنگ رکھتی تھی- شکایت تھی یا بے ساختہ درد کا اظہار تھا- فوراً مخاطب ہو کر فرماتا ہے- تو سوار ہو- ایک سواری پکڑ اور اپنی ایڑی سے اسے تیز بھگا- (-) اور دیکھو یہ جگہ کیسی اچھی پانیوں پر مشتمل جگہ ہے- ٹھنڈی ہے اور بہت عمدہ نہانے کا پانی بھی اور پینے کا پانی بھی میسر ہے-

دراصل اس میں ہجرت کی طرف اشارہ تھا اور بعد کے واقعات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ایوبؑ کو جس شیطان نے تنگ کر رکھا تھا وہ اس زمانے کا کوئی بہت ہی بڑا غاصب اور ظالم انسان تھا- حضرت ایوبؑ کے متعلق کہانیاں تو بہت مشہور ہیں لیکن (-) جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ اگرچہ جسمانی بیماری بھی تھی مگر محض کوئی ایک تکلیف نہیں تھی بلکہ آپ کے دشمن نے ہر طرح سے آپ کی زندگی آپ پر اجیرن کر رکھی تھی- آپ کے اموال لوٹ لئے گئے تھے- آپ کے جانوروں میں طرح طرح کی بیماریاں پھیلا دی گئی تھیں- آپ کے خاندان میں سے بعض لوگوں کو آپ سے بدظن کر دیا گیا تھا اور اتنے دردناک حالات پیدا کئے گئے کہ روایات میں آتا ہے کہ آپ کی بیوی بھی آپ کو چھوڑ کر الگ ہو گئی- ان تمام واقعات کا تو (کلام الٰہی) نے ذکر نہیں فرمایا لیکن جس رنگ میں اس دعا کے بعد خدا تعالیٰ حضرت ایوبؑ سے مخاطب ہوا اس سے پہلی بات تو یہ پتہ لگتی ہے کہ ہجرت کا حکم تھا- ان حالات میں مزید ایسی جگہ میں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے- دوسرا وعدہ یہ تھا کہ تمہیں ہم ایک ٹھنڈی چشموں والی جگہ میں پہنچا دیں گے اور وہ ایسے چشمے ہیں جن سے تم اپنے جسم کو دھولو تو شفاء نصیب ہو گی- یہاں "بارد" سے مراد ٹھنڈ پیدا کرنے والا پانی ہے- ٹھنڈا پانی نہیں کیونکہ تحقیق کرنے سے جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے حضرت ایوب کو چونکہ خارش کی جسمانی بیماری تھی اور جسم پر ناسور پیدا ہو گئے تھے اس لئے گندھک کے چشموں والے علاقے کی طرف آپ کی ہجرت ہوئی ہے جو گرم ہوتا ہے لیکن جب ایک انسان کا جسم سوزش سے جل رہا ہو اور سخت بے قرار ہو تو گرم پانی جو اسے شفا دیتا ہے تو انسان ہمیشہ یہ کہتا ہے کہ مجھے ٹھنڈ پڑ گئی- چین نصیب ہوا- تو یہاں بارد سے مراد ٹھنڈا پانی نہیں بلکہ تسکین بخش پانی ہے- صحت عطا کرنے والا پانی ہے- تبھی میں نے اس کا ترجمہ ٹھنڈا پانی نہیں کیا تھا بلکہ یہ کہا تھا کہ صحت بخش پانی- چنانچہ پینے کے لئے بھی اچھا تھا لیکن پینے کے لئے ضروری نہیں کہ وہی پانی استعمال ہوا ہو کیونکہ ہم نے ایسے علاقوں میں دیکھا ہے جہاں بہت ہی گرم پانی کے ابلتے ہوئے چشمے ہوتے ہیں ان میں جلد کے مریض جا کر نہاتے ہیں اور صحت یاب ہوتے ہیں لیکن ساتھ ہی بہت ہی ٹھنڈے پانی کے چشمے بھی ہوتے ہیں اتنا ٹھنڈا پانی کہ بعض دفعہ اس میں ہاتھ رکھا نہیں جاتا- کلو مناہلی میں اس قسم کے بہت چشمے ہیں- بچپن میں مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) ہمیں وہاں لے کر گئے اور وہاں اتنا گرم پانی تھا کہ اس میں ہاتھ ڈالنا ناممکن تھا اور ساتھ ہی ٹھنڈے پانی کا چشمہ اتنا ٹھنڈا تھا کہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے انعام مقرر کیا کہ جو بچہ ایک منٹ ہاتھ رکھے گا میں اسے اتنا انعام دوں گا لیکن کوئی نہیں رکھ سکا- تو وہ ایسی جگہ تھی جہاں معنوی طور پر بھی بارد پانی تھا اور ظاہری طور پر بھی ساتھ بارد پانی موجود تھا- ایک پانی شفاء کے لئے بارد تھا اور ایک پینے کے لئے ٹھنڈ پیدا کرتا تھا اور اچھا پانی تھا-

پھر فرمایا

(-) اور ہم نے اس کے گھر والے بھی اس کو واپس کر دیئے- معلوم ہوتا ہے ہجرت کے وقت وہ ساتھ نہیں گئے- جب ان کے حالات بہتر ہوئے تو پھر رفتہ رفتہ وہ ملنے شروع ہوئے لیکن محض اہل و عیال ہی نہیں ملے- (-) اور بہت سے ایسے خاندان مل گئے جو اپنے خاندان ہی کی طرح تھے اور یہ امر واقعہ ہے حضرت رسول اکرم ﷺ نے جب ہجرت فرمائی تو جتنے خاندان رشتہ دار پیچھے چھوڑے ان سے بہت بڑھ کر محبت کرنے والے خاندان اور رشتہ دار نصیب ہوئے اور روحانی طور پر اہل مدینہ نے اخوت کا حق ادا کر دیا- کبھی ہجرت کرنے والوں کو اپنے خاندانوں میں وہ سکون نہیں ملا- ایسی محبت ان سے نہیں کی گئی جیسے مدینہ کے انصار نے ان سے محبت کی یہاں تک کہ بہت سے ان میں سے ایسے تھے جنہوں نے اپنی آدھی جائیداد آنے والے مہاجرین کو بانٹ دی اور اتنا جذبہ تھا اپنا سب کچھ فدا کرنے کا کہ ایک دفعہ ایک صحابی حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے. اور عرض کی کہ میں نے مال جائیداد ہر چیز تو تقسیم کر دی ہے مگر بیویاں میری ایک سے زائد ہیں- میں چاہتا ہوں اگر اجازت ہو تو آدھیوں کو طلاق دے دوں اور یہ جو مہاجر آئے ہیں بعض ان میں سے اپنی بیویوں کو پیچھے چھوڑ آئے تھے میں ان کے ساتھ ان کی شادی کروا دوں- حیرت انگیز جذبہ تھا-

پس حضرت ایوبؑ کے متعلق بھی معلوم ہوتا ہے جہاں ہجرت کی گئی وہاں کے لوگوں نے اسی طرح احسان کا سلوک کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ایسا ہوا ورنہ یہ فقرہ عجیب سا لگتا ہے- (-) یہ تو ٹھیک ہے ہم نے اس کے اہل اس کو واپس کر دیئے- دوبارہ عطا فرما دیئے- (-) اس جیسے اور بھی بہت سے (-)

میں نے بھی دیکھا ہے پاکستان سے جب انگلستان آیا ہوں تو کثرت سے ایسے خاندان ہیں جو اس قدر محبت کا گہرا تعلق رکھتے ہیں کہ بالکل یوں معلوم ہوتا ہے کہ اپنے خاندان میں آگئے ہیں اور نہ صرف یہ کہ فرق نہیں لگتا بلکہ کئی پہلوؤں سے زیادہ محبت اور شفقت کا اظہار کرنے والے خاندان ہیں (-)

جو خاص نکتہ غور کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ دعا بعض دفعہ بن مانگے محض درد کے اظہار کے نتیجہ میں قبول ہوتی ہے- اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایک دعا کا ذکر گزرا ہے جس میں انہوں نے عرض کیا کہ (-)

اے میرے خدا میں مانگتا کچھ نہیں تو بہتر جانتا ہے کہ مجھے کس چیز کی حاجت ہے پس جو تو چاہے میں اسی کا فقیر ہوں اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ہر ضرورت کو پورا کر دیا- گزشتہ خطبہ میں میں نے اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی تھی- اب یہ بھی ایک ملتی جلتی دعا کی ادا ہے کہ اظہار درد تو ہے لیکن طلب کوئی نہیں ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ ہاں ہم نے سن لیا ہے- تو بہت دکھ میں ہے- بہت تو نے صبر کیا- اب تو یہ یہ کام کر- تو نے صبر کیا کے لفظ یہاں تو نہیں آئے لیکن اس دعا کے بعد خدا کے سلوک کا ذکر چلتے ہوئے اس بات پر بات ختم ہوئی ہے- (-) کہ ہم نے اسے یعنی حضرت ایوب کو بہت ہی صبر کرنے والا پایا- کیا ہی اچھا بندہ تھا- عبد ہو تو ایسا ہو- (-) اس رنگ کا مضمون ہے جیسے ہم اردو میں کہتے ہیں کیا خوب انسان تھا- انسان ہو تو ایسا ہو- تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے بہت ہیں مگر ایسا بندہ ہو تب مزے کی بات ہے جیسے ایوب تھا- بہت ہی صبر کرنے والا تھا- (-) اور کثرت سے میری طرف جھکنے والا تھا-

پس دعا کی قبولیت کے پیچھے یہ مزاج بھی تو ہیں جنہیں اپنانا ہو گا- محض درد کا اظہار کافی نہیں ہے- خصوصیت کے ساتھ درد کا اظہار اگر ایسے بندہ کی طرف سے ہو جو صابر ہو تو دل پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے اور عام انسانی معاملات میں میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ بعض لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر درد کا اظہار کرتے ہیں وہ مانگیں بھی تو ان کو دینے پر دل نہیں کرتا- جس طرح بعض بندے جن کو مانگنے کی عادت نہیں ہے وہ خاموش رہتے ہیں اور صبر پر صبر کرتے چلے جاتے ہیں- جب ان کا صبر ٹوٹتا ہے تو بے اختیار ان کے لئے دل پھٹنے لگتا ہے اور انسان کہتا ہے کہ بہت ہی تکلیف میں ہو گا- جب اس نے یوں ہاتھ پھیلایا

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے- بلکہ وہ خوش حالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے- بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے- جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

سائنسی آگہی

غیر منقسم برصغیر میں سکولوں میں ہندو سکھ اور مسلمان طلباء اکٹھے ہی پڑھتے تھے۔ اور عام طور پر تاثر یہ تھا کہ ریاضی صرف ہندوؤں کو اچھی طرح آتی ہے مسلمانوں اور سکھوں سے وہ نمبر زیادہ حاصل کرتے تھے۔ اگرچہ استثنا تو ہر جگہ مل جاتی ہے لیکن یہاں استثنا بھی کم تھی۔ صرف چند ایک لوگ ایسے تھے۔ جو ہندو نہ ہونے کے باوجود ریاضی میں مہارت رکھتے تھے۔ متعدد کتابیں ہندوؤں نے تیار کی تھیں اور ریاضی کی کتابوں میں سے ایک کتاب خواجہ دل محمد صاحب نے بھی تیار کی ہوئی تھی۔ کہا جاسکتا ہے کہ خواجہ دل محمد صاحب اور چند اور ایسے لوگ استثنائی صورت رکھتے تھے۔ بعض لوگوں کا خیال یہ تھا کہ چونکہ ہندوؤں کے گھر میں کھاتہ بہی کا اکثر ذکر رہتا ہے اور دکانوں پر بھی انہیں اس سے خاصا تعلق پیدا ہو جاتا ہے اس لئے ہندو زیادہ بہتر ریاضی جانتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ بات یہ نہیں ہے۔ یہ ان کی جبلّت میں شامل ہے۔ وہ پیدائشی طور پر ریاضی دان ہیں۔ نہیں کہا جاسکتا کہ ان دونوں باتوں میں سے کون سی بات درست تھی۔ یا دونوں تھوڑی تھوڑی درست تھیں۔

اب تجربات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ بندر بھی ریاضی سے واقف ہیں۔ تجربہ کے لئے بندروں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا گیا ایک گروہ کے سامنے سوالات رکھے گئے جن کے جوابات بالکل درست تھے۔ اور دوسرے گروہ کے سامنے ایسے سوالات رکھے گئے جن کے جواب غلط تھے۔ جن سوالوں کے جواب درست تھے وہ جس گروہ کے سامنے رکھے گئے تھے ان کے متعلق بندروں نے شروع ہی میں اس بات کا تاثر دیا کہ وہ اسے خوب سمجھ رہے ہیں۔ لیکن جہاں تک دوسرے گروہ کا تعلق ہے کہتے ہیں کہ انہوں نے سوالات اور ان کے غلط جوابات دیکھ کر یہ تاثر دیا کہ گویا وہ اس بات سے حیران رہ گئے ہیں۔ اور بزبان حال کہہ رہے ہیں کہ ہمیں آپ غلط جواب دے کر بیوقوف بنا رہے ہیں۔ گویا کہ پتہ چلا کہ ایک گروہ صاف طور پر یہ سمجھ گیا کہ اس کے جوابات درست ہیں اور دوسرا گروہ بھی یہ سمجھ گیا کہ ان کے جوابات غلط ہیں یعنی دونوں گروہوں میں ریاضی جاننے کی صفت پائی جاتی تھی۔

کہتے ہیں کہ آج سے چار سال قبل یہ تجربہ بھی کیا گیا تھا کہ ایک برس سے کم عمر کے بچوں کے سامنے ریاضی کی سوال رکھے گئے تو پتہ چلا یہ بچے ریاضی جانتے ہیں۔ یا یوں کہئے کہ ریاضی کو سمجھتے ہیں۔ جاننے اور سمجھنے میں تو فرق ہے نا۔ ان سارے تجربات سے سائنس دانوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اگر حتمی طور پر یہ پتہ چل گیا کہ بندر ریاضی سے واقف ہیں تو پھر یہ بات بھی ماننی پڑے گی کہ وہ ہمارے زبان سیکھ سکتے ہیں گویا کہ کسی نہ کسی طرح انہیں ہماری زبان سکھائی جاسکے گی۔ اور اگر وہ اس حد تک پہنچ گئے تو ہم یہ اندازے لگا سکیں گے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے۔ کہ انسانی زبان کس طرح شروع ہوئی اور اس نے کس طرح ترقی کی اور اس کے علاوہ زبان کے متعلق بہت سے اور راز بھی منکشف ہو جائیں گے۔ اگرچہ ہم نے بندریا کا تماشہ تو دیکھا ہے۔ کئی دفعہ دیکھا ہے۔ اور جب بندریا کا مالک اسے کوئی بات کہتا ہے تو وہ ویسے ہی کرنے لگتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس کی زبان سے اداشدہ الفاظ سمجھتی ہے لیکن اب ان سائنس دانوں کے تجربات اس بات کی طرف لے جا رہے ہیں کہ انسان کی زبان بھی ہو سکتا ہے بندر بھی سمجھنے لگیں۔ اگرچہ یہ نہیں کہا جا سکتا اور نہ سائنس دانوں نے کہا ہے کہ زبان سیکھنے کا مطلب یہ ہو گا کہ ہماری زبان بولنے لگیں گے۔ انسان کے متعلق کہا جاتا ہے نا کہ وہ حیوان ناطق ہے۔ گویا کہ صرف انسان ایک ایسی مخلوق ہے جو بول سکتی ہے۔ یعنی ایسے فقرے بنا سکتی ہے جن کا مطلب ہوتا ہے اور تمام انسان اس زبان کو جانتے ہوئے' سمجھتے ہیں اور مطلب سمجھا سکتے ہیں یہ تو ہو سکتا ہے کہ بندر انسان کی زبان اس حد تک سیکھ جائے۔ کہ وہ الفاظ کے معنے جان لے لیکن یہ کہ وہ خود بولنے لگے شائد اس کا کوئی امکان نہیں۔

ہاورڈ یونیورسٹی کے سائنس دانوں کی یہ بات ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

یاد رکھو کہ انسان کی ہرگز یہ طاقت نہیں ہے کہ ان تمام دقیق در دقیق خدا کے کاموں کو دریافت کر سکے بلکہ خدا کے کام عقل اور فہم اور قیاس سے برتر ہیں۔ اور انسان کو صرف اپنے اس قدر علم پر مغرور نہیں ہونا چاہئے کہ اس کو کسی حد تک سلسلہ علل و معلولات کا معلوم ہو گیا ہے۔ کیونکہ انسان کا علم نہایت ہی محدود ہے۔ جیسا کہ سمندر کے ایک قطرہ میں سے کروڑم حصہ قطرہ کا۔ اور حق بات یہ ہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود ناپیدا کنار ہے ایسا ہی اس کے کام بھی ناپیدا کنار ہیں۔ اور اس کے ہر ایک کام کی اصلیت تک پہنچنا انسانی طاقت سے برتر اور بلند تر ہے۔ ہاں ہم اس کی صفات قدیمہ پر نظر کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ خدا تعالیٰ کی صفات کبھی معطل نہیں رہتیں اس لئے خدا تعالیٰ کی مخلوق پہ قدامت نوعی پائی جاتی ہے۔ یعنی مخلوق کی انواع میں سے کوئی نہ کوئی نوع قدیم سے موجود چلی آئی ہے۔ مگر شخصی قدامت باطل ہے۔ اور باوجود اس کے خدا کی صفت افناء اور اہلاک بھی ہمیشہ اپنا کام کرتی چلی آتی ہے وہ بھی کبھی معطل نہیں ہوئی۔

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے فرزند اکبر صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر کی وفات کی خبر 27۔مارچ 1956ء کے الفضل میں یوں شائع کی گئی:۔

ربوہ۔25۔مارچ۔ یہ خبر جماعت میں نہایت غم اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت امام جماعت الاول کے فرزند اکبر صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر مورخہ 24۔ اور 25۔ مارچ 1956ء بروز ہفتہ و اتوار کی درمیانی شب ڈیڑھ بجے کے قریب لاہور میں انتقال فرما گئے۔ (ہم اللہ ہی کے لئے ہیں.........) وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 51 سال تھی۔ مورخہ 25۔مارچ کو دوپہر کے قریب آپ کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ عصر کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جنازہ پڑھایا جس میں ربوہ' لاہور' لائلپور' سرگودھا اور بھیرہ وغیرہ کی جماعتوں کے احباب نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ بعدہ آپ کا جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں آپ کو حضرت امام جماعت الثانی کی ہدایت کے مطابق حضرت اماں جان کے مزار کی چاردیواری میں آپ کی والدہ محترمہ حضرت اماں جی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے مزار کے ساتھ والی جگہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ سب رفقائے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ' صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلا حضرات اور اہل ربوہ کی ایک کثیر تعداد کے علاوہ حضرت امام جماعت الثانی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی جنازہ کے ساتھ بہشتی مقبرہ تک تشریف لے گئے۔ اور دور تک کندھا دیا۔ حضرت صاحب تدفین مکمل ہونے تک وہیں تشریف فرما رہے قبر تیار ہونے پر آپ نے دعا فرمائی جس میں جماعت کے ہزاروں احباب شریک ہوئے۔

صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب 25۔دسمبر 1905ء کو پیدا ہوئے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے عبدالسلام نام تجویز فرمایا۔ علی گڑھ یونیورسٹی میں تعلیم پائی جہاں سے آپ نے بی۔ اے۔ کے بعد ایل۔ ایل بی۔ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کو ذیابیطس کی تکلیف مدت سے تھی۔ وفات سے چند دن قبل جبکہ آپ اراضی نور آباد ضلع نواب شاہ میں تھے۔ آپ کو ملیریا بخار کا حملہ ہوا۔ چار پانچ دن بخار کی شدت رہی اور اسی تکلیف میں آپ 23۔ مارچ کو لاہور تشریف لے آئے وہاں ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب نے معائنہ کے بعد فیصلہ کیا کہ آپ کو فوراً میو ہسپتال میں داخل کرایا جائے چنانچہ آپ کو البرٹ وکٹر ہال کے سپیشل وارڈ میں داخل کیا گیا۔ بیماری خاصی پیچیدہ صورت اختیار کر چکی تھی۔ ملیریا کے علاوہ اصل تکلیف یہ تھی کہ خون میں زہریلا اثر پیدا ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب نے بڑی محنت شفقت اور توجہ سے خون وغیرہ کے ہر قسم کے امتحانات کروائے لیکن حالت لحہ بہ لحہ خراب ہوتی گئی اور ڈیڑھ بجے رات کے قریب آپ اپنے حقیقی مالک سے جا ملے۔ (ہم اللہ ہی کے لئے ہیں.......) ہوش و حواس آخر تک قائم رہے۔ وفات سے قبل جو بہت سی ہدایات آپ دینا چاہتے تھے وہ آپ نے باطمینان خاطر دیں۔ معلوم ہوتا ہے وفات سے قبل آپ نے حضرت امام جماعت الاول کو دیکھا کیونکہ آخری لفظ آپ کی زبان پر یہ تھا۔ ابا۔ آپ کے آرام اور علاج کے لئے ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی مسلسل تاکیدوں کی وجہ سے جب ہسپتال کے عملہ نے ایک موقعہ پر کچھ اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا کہ یہ کوئی بڑے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا نہیں۔ ہم تو درویش ہیں۔

ربوہ میں وفات کی اطلاع آج 25۔ مارچ کی صبح کو جب آپ کی وفات کی اطلاع ربوہ میں موصول ہوئی تو تمام دفاتر اور سکولوں میں فوراً تعطیل کر دی گئی۔ بیت المبارک میں لاؤڈ سپیکر سے آپ کی وفات کا اعلان کرا دیا گیا۔ اور اہل ربوہ کو اطلاع دی گئی کہ آپ کا جنازہ دوپہر تک لاہور سے ربوہ پہنچ جائے گا۔ اور یہ کہ حضرت امام جماعت الثانی عصر کے بعد جنازہ پڑھائیں گے۔ چنانچہ اہل ربوہ عصر سے قبل ہی جمع ہو گئے اور سب نے عصر وہیں ادا کی۔ علاوہ ازیں لاہور لائل پور سرگودھا اور بھیرہ وغیرہ کی جماعتوں کے احباب بھی جنہیں بروقت اطلاع مل سکی ربوہ آ پہنچے۔ عصر کے بعد بیت مبارک کے باہر حضرت امام جماعت الثانی نے جنازہ پڑھایا۔ اور آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر نے دس بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ ادارہ الفضل آپ کی وفات پر دلی رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور آپ کے پس ماندگان کا ہر طرح اور ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

دیکھو خدا تو سب کا خدا ہے مگر اس کے تعلقات خاص خاص کے ساتھ خاص خاص ہیں جتنی جتنی کوئی اس سے صلح کرتا ہے اتنا ہی وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر تم سچی تبدیلی اور اس سے صلح پیدا کرو خدا بخیل نہیں مگر ہاں اس نے ایک اندازہ رکھا ہوا ہے جب تک اس تک انسان نہ پہنچے وہ کامل اور نہ اس پر وہ فیض جاری کیا جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ایک شرابی کو اگر پوری مقدار شراب کی نہ دی جاوے تب تک وہ بے ہوش نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب اس انتہائی درجہ محبت تک ترقی نہ کی جاوے تب تک لاحاصل ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ———— روایت ہدایت اللہ ہادی / تحریر سلیم شاہجہانپوری

مکرم سید ولایت حسین شاہ صاحب

سید ولایت حسین ولد سید سردار حسن- ہیرامنڈوی پروا' کان پور- یوپی انڈیا کے رہنے والے تھے سید سردار حسن کا آبائی پیشہ تعزیہ سازی تھا اور وہ نواب صاحب لکھنؤ کا تعزیہ بنایا کرتے تھے لیکن سید ولایت حسین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے چشم بصیرت عطا کی تھی- آپ حضرت منشی امیرمینائی کی مجلس میں حاضری دیا کرتے تھے یہیں آپ کی ملاقات حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری سے ہوئی اور انہیں کے ذریعہ سید ولایت حسین صاحب سلسلہ احمدیہ سے متعارف ہوئے اور دو چار ملاقاتوں کے بعد شرح صدر ہو جانے پر وہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے لیکن یہ سودا ان کو بہت مہنگا پڑا- ان کو اپنی جان تک کے لالے پڑ گئے سارا گھر مخالف ادھر نواب صاحب کا طیش انتہا کو پہنچ گیا- اس زمانہ میں اہل سادات کے لئے عموماً اور یوپی کے گھرانوں کے لئے بالخصوص یہ بات بڑی تکلیف دہ تھی کہ اس کا کوئی فرد حضرت مرزا صاحب قادیانی کا مرید بن جائے نتیجہ یہ ہوا کہ سید صاحب کی قبول احمدیت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح سارے خاندان میں پھیل گئی اور بات یہاں تک پہنچی کہ ان کے ماں' باپ' بھائی بہن' بیوی' بچوں حتیٰ کہ تمام عزیز و اقارب نے قطع تعلق کر لیا اور یہ اس بھری دنیا میں یکہ و تنہا رہ گئے۔

بوجہ مجبوری ان کو لکھنؤ کی سکونت ہمیشہ ہمیش کے لئے ترک کرنا پڑی- یہ بمبئی چلے گئے اور وہاں دخانی بحری جہازوں میں کوئلہ جھونکنے کا کام شروع کر دیا- کچھ عرصہ وہاں کسمپرسی اور عسرت میں زندگی بسر کرنے کے بعد ان کے دل میں اپنے امام کی خدمت میں زندگی گزارنے کا جذبہ زور مارنے لگا اور بالآخر وہ بمبئی سے امرتسر آ گئے یہاں ان کو چقماق کے چھاپہ خانے میں ملازمت مل گئی اور اس طرح وہ قادیان سے نزدیک ہو جانے سے بڑے خوش تھے اور ہر چھٹی کے دن قادیان پہنچ جاتے اور اپنے امام کی خدمت میں حاضری دیتے اور ان کی اقتدا میں عبادات ادا کرنے کی سعادت حاصل کرتے لیکن اتنی دوری بھی ان کی طبیعت کو راس نہ آئی اور جلد ہی قادیان منتقل ہو گئے- یہاں آ کر انہیں بالکل نئے ماحول' نئے لوگ' نئی تہذیب اور نئے تمدن کا سامنا کرنا پڑا- عجیب بیکسی اور بے بسی کا عالم تھا- جب ان کے حالات کی خبر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو ہوئی تو آپ نے اس بے سہارا انسان کو سہارا دیا اور آپ کی شادی سیدہ امتہ العزیز صاحبہ بنت سید امیر حسن صاحب ساکن میلانی ٹولہ' بریلی (یوپی- انڈیا) سے کرادی اور اس طرح سید صاحب کو ایک مونس و غمگسار بیوی میسر آ گئی جو ان کی تنہا زندگی کے ریگزار میں نخلستان ثابت ہوئیں-

سید ولایت حسین صاحب حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر اور حضرت قاضی عبداللہ بھٹی صاحب کے ہمزلف تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثیر اولاد سے نوازا آپ کے بیٹوں اور بیٹیوں کی تعداد دس تھی لیکن سوائے دو بیٹوں کے ان کی شریک حیات کی زندگی ہی میں سب بچے اللہ کو پیارے ہو گئے لیکن دونوں میاں بیوی نے ان سانحات پر صبر کی توفیق پائی اور رضائے الٰہی پر راضی رہے-

سید صاحب کی تعلیم گو معمولی تھی لیکن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کے بہ کثرت اور مسلسل مطالعہ کی وجہ سے ان کا علم کافی وسیع ہو گیا تھا- طبیعت کے لحاظ سے بہت سادہ' متوکل اور صابر و شاکر انسان تھے صوفی منش' کم گو اور نہایت ہی دعا گو بزرگ تھے- قادیان میں بورڈنگ ہاؤس کے سامنے دودھ دہی اور مٹھائی کی دوکان تھی گوشہ نشین طبیعت کے مالک لیکن انتہائی ملنسار انسان تھے-

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو اپنا محسن سمجھتے تھے کیونکہ انہیں کے ذریعہ ان کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی- ان کی شریک حیات گاہے بگاہے حضرت حافظ صاحب کی پسند کا کھانا ان کی خدمت میں بھجواتی رہتی تھیں- ان کا انتقال 1960ء میں ربوہ میں ہوا اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں-

سید صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے سید ہدایت اللہ ہادی آج کل کینیڈا میں ہیں اور احمدیہ گزٹ کینیڈا کے حلقہ ادارت میں شامل ہیں اور سلسلہ کی اہم خدمات بجالا رہے ہیں-

سید صاحب 1967ء میں اپنے چھوٹے صاحبزادے سید ہدایت اللہ ہادی کے پاس کراچی چلے آئے تھے اور 1973ء میں یہیں انتقال کیا- بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہوئے-

ان کی دس اولادوں میں سے صرف سب سے چھوٹے بیٹے ہدایت اللہ ہادی صاحب باقی ہیں- ان کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا ہے جو سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ذہین اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اب تک نمایاں پوزیشنیں حاصل کرتے رہے ہیں-

احباب کرام سے سید صاحب موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے-

---

گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

زراعت کالم ..... سید ظہور احمد شاہ

گرمیوں کی سبزیوں کی گھریلو کاشت

مہنگائی کے اس دور میں گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت بہت فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے- تھوڑی سی کوشش اور ہمت سے آپ نہ صرف وہ رقم بچا سکتے ہیں جو روز سبزیوں کی خرید پر خرچ کرتے ہیں بلکہ اچھی اور تازہ سبزی بھی مل سکے گی- ویسے بھی گوشت اور دالوں کے مقابلہ میں سبزیوں کا استعمال صحت کے لئے زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے- اور بہت ساری بیماریوں سے نہ صرف آپ بچے رہیں گے- بلکہ سبزیاں بعض بیماریوں کے علاج میں بھی ممد ثابت ہوں گی-

سبزیوں کی کاشت کے لئے زرخیز میرا زمین بہت موزوں ہوتی ہے- مگر گھر کوٹھی بنگلہ میں واقعہ فالتو ہر قسم کی زمین کو اچھی طرح کھودنے- باریک کرنے اور اس میں وافر مقدار میں دیسی کھاد ملانے سے سبزیوں کی کاشت کے قابل بنایا جا سکتا ہے- زمین کو کسی کی مدد سے ایک فٹ تک کی گہرائی تک اچھی طرح نرم اور بھربھرا کر لینا چاہئے اور پھر اس میں گوبر کی کھاد کی کافی مقدار اچھی طرح ملانی چاہئے- 8 سے دس ٹوکریاں فی مرلہ گلی سڑی گوبر کی کھاد کافی ہوتی ہے- لیکن اس کو اچھی طرح مٹی کے ساتھ ملا دیں تاکہ کہیں زیادہ کھاد نہ رہ جائے- کاشت کے وقت فی مرلہ ڈیڑھ کلو سپر فاسفیٹ اور نصف کلو ایمونیم سلفیٹ فی مرلہ ڈالنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے- اس کے علاوہ کاشت کے ڈیڑھ ماہ بعد نصف کلو ایمونیم سلفیٹ فی مرلہ اور دے دیں- لیکن آپ اپنی زمین کی زرخیزی کو مدنظر رکھیں- کیونکہ اگر زمین دیسی کھاد کی وجہ سے پہلے ہی اچھی پیداوار دے رہی ہے تو پھر کیمیائی کھادوں کی ضرورت نہ ہو گی- لیکن اگر زمین بنیادی طور پر کمزور ہے تو پھر کیمیائی کھادیں مفید ثابت ہوں گی اور اگر دیسی کھاد کی کمی ہو تو پھر بھی کیمیائی کھادیں فائدہ دیں گی- اس لئے کیمیائی کھادوں کی کمی بیشی کا فیصلہ آپ خود کر سکتے ہیں-

سبزیوں کے رقبہ کے گرد و نواح میں بڑے بڑے سایہ دار درخت نہیں ہونے چاہئیں کیونکہ وہ سورج کی روشنی کے سبزیوں تک پہنچنے میں حائل ہوں گے- ویسے بھی ان درختوں کی جڑیں سبزیوں کی بڑھوتری پر اثر انداز ہوتی ہیں اس کے علاوہ بھی ان کا سایہ سبزیوں کو اچھی طرح پنپنے نہ دے گا- اس لئے سبزیاں ان درختوں سے ذرا ہٹ کر کاشت کی جانی چاہئیں- زمین کو ایک فٹ یا نو انچ تک اچھی طرح نرم اور بھربھرا کر لیں اور آدھ آدھ مرلے کی چھوٹی چھوٹی مستطیل نما کیاریاں بنا لیں یا کھیلیاں بنا لیں اور ان پر سبزیاں کاشت کریں- کھیلوں پر سبزیاں لگانے سے پانی کی بچت ہو جاتی ہے جو کہ پانی کی کمی ہونے کی صورت میں زیادہ اہم بات ہے-

گرمیوں کی اکثر سبزیاں بیلوں والی ہوتی ہیں- اس لئے ایسی سبزیوں کو بہرحال کھیلوں پر ہی کاشت کرنا چاہئے- مثلاً کریلا- گھیا کدو- گھیا توری- کھیرا- تر وغیرہ- اسی طرح مرچ- بینگن ٹماٹر کو بھی کھیلوں پر ہی کاشت کیا جا سکتا ہے- پانی کی کمی کو گھر میں استعمال ہونے والا پانی دے کر پورا کیا جا سکتا ہے-

گرمیوں کی سبزیاں مثلاً کریلا- گھیا کدو چپن کدو- گھیا توری- بھنڈی توری- کھیرا تر- بینگن- ٹماٹر وغیرہ کی کاشت فروری کے آخری ہفتہ اور مارچ کے تمام ماہ میں کی جا سکتی ہے-

کریلا- کھیرا- اور تر کی کاشت 5 فٹ چوڑی پٹڑیوں کے دونوں طرف کریں- اور پودوں میں باہم فاصلہ ڈیڑھ فٹ رکھیں- گھیا کدو- گھیا توری- کالی توری- رام توری- حلوہ کدو- تربوز 8 فٹ چوڑی پٹڑیوں کے دونوں طرف لگائیں- پودوں میں باہم فاصلہ دو دو فٹ رکھیں- بھنڈی توری- چپن کدو- کو اڑھائی فٹ چوڑی پٹڑیوں کے دونوں طرف کاشت کریں- اور پودوں میں باہم فاصلہ ایک فٹ رکھیں- پالک کو ہموار زمین پر کاشت کریں- بینگن اور ٹماٹر تین فٹ چوڑی پٹڑیوں کے ایک طرف ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کے فاصلے پر لگائیں-

پہلا پانی کاشت کے ساتھ ہی نہایت مناسب مقدار میں دیں- اگر پانی زیادہ دیا گیا اور بیج کے اوپر تک چڑھ گیا تو زمین کرنڈ ہو جانے کی وجہ سے بیج کم اگتا ہے- جب بیج اگ آئے تو ہر دس بارہ دن کے وقفہ سے اور پھر پانچ چھ دن کے وقفہ سے آب پاشی کریں مناسب وقت پر گوڈی اور جڑی بوٹیوں کی تلفی کا خاص خیال رکھیں- اگر فالتو جڑی بوٹیوں کی تلفی کا خیال نہ رکھا گیا تو پیداوار پر بہت برا اثر پڑے گا- آب پاشی کا وقفہ بارش- زیادہ گرمی وغیرہ کے حساب سے کم و بیش کیا جانا چاہئے- محکمہ زراعت سبزیوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے سبزیوں کے بیجوں کے پیکٹ ہر کسی کو مہیا کرتا ہے- جو کہ محکمہ زراعت کے کارکنوں کے ذریعہ حاصل کئے جا سکتے ہیں- ربوہ میں ناظر صاحب زراعت کے دفتر سے بھی ایسے بیجوں کے پیکٹ دستیاب ہیں- جو کہ آسانی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں- البتہ بینگن ٹماٹر- پیاز وغیرہ کی پنیری بازار سے حاصل کی جا سکتی ہے وہ بھی آج کل عام طور پر آسانی سے مل جاتی ہے-

موسم گرما کی سبزیوں کی کیڑوں مکوڑوں اور گھریلو پالتو جانوروں سے حفاظت از حد ضروری ہے کیونکہ مرغیاں وغیرہ سبزیوں کو مشکل ہی سے ہونے دیتی ہیں- اس کے علاوہ بیج کی پیدائش کے وقت دیگر پرندے وغیرہ بھی نقصان پہنچاتے ہیں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم میاں عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا سے لکھتے ہیں۔

الفضل کی 17۔ فروری کی اشاعت میں حضرت مولانا شیر علی صاحب کے بارہ میں مکرم جناب چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کا ایک پرانا مضمون شائع ہوا ہے اسے پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل گزارشات جن میں سے بعض تو درستی ریکارڈ کے لئے ہیں اور بعض وضاحت اور ضروری اضافہ کی صورت۔ پیش خدمت کرتا ہوں۔

حضرت مولانا شیر علی صاحب کے والد محترم مولوی نظام دین صاحب ابتدائی طور پر موضع چاوہ سب تحصیل بھیرہ کے رہنے والے تھے۔ یہ گاؤں بھیرہ شہر سے 7/8 میل کے فاصلے پر ہے۔ آپ کا تعلق سرگودھا کی معروف رانجھا قوم سے تھا یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ چاوہ سے کب آپ ادرحمہ منتقل ہوئے موصوف کے علاوہ اور کوئی فرد یا خاندان رانجھا قوم کا کبھی ادرحمہ میں آباد نہیں ہوا۔

مضمون زیر نظر میں یہ بھی تحریر ہے کہ آپ ابتدائی تعلیم کے سلسلہ میں ادرحمہ سے بھیرہ تشریف لے گئے جو شہر ادرحمہ سے "20 میل دور تھا" یہ درست نہیں ہے ادرحمہ اور بھیرہ کا درمیانی فاصلہ تیس میل سے بھی زائد ہے اسی طرح حضرت حافظ عبدالعلی صاحب کا ذکر بھی غالباً عدم تعارف کی وجہ سے یا عدم توجہی اور بے دھیانی میں اس احترام سے نہیں کیا گیا جس کے وہ مستحق تھے اطلاعاً عرض خدمت ہے کہ حضرت حافظ عبدالعلی صاحب بہت نیک منکسرالمزاج اور تقویٰ شعار بزرگ تھے موصوف حضرت مولانا شیر علی صاحب سے عمر میں بڑے تھے میری حضرت حافظ صاحب سے کئی ملاقاتیں ہوئیں اور میں علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ آپ بہت پاکباز اعلیٰ کردار اور اخلاق حسنہ کے نمونہ تھے۔

حضرت حافظ صاحب بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق تھے وہ امیر جماعت احمدیہ سرگودھا بھی رہے محترم حافظ صاحب سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ بڑے ہیں یا مولانا شیر علی صاحب۔ تو آپ نے فرمایا پیدا تو میں پہلے ہوا تھا مگر بڑا شیر علی ہے۔ اس جواب سے تواضع انکساری اور بے نفسی کی جو شان جھلک رہی ہے وہ کسی تبصرے کی محتاج نہیں لاریب یہ حافظ صاحب کے عالی مقام مرشد کے اس درس اور تربیت ہی کا نتیجہ تھا کہ ۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں
تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفت جو شرطِ دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے۔

شاید کئی دوستوں کے علم میں یہ اضافے کا موجب ہو گا کہ ان بلند مرتبت بزرگوں کے ننھیال قصبہ للیانی تحصیل بھلوال میں تھے ان کی والدہ ماجدہ گوھر بی بی صاحبہ حافظہ تھیں اسی قصبہ کے ایک زمیندار خاندان سے تھیں۔ میرے والد میاں عبدالعزیز صاحب نون جو وہ بھی حضرت صاحب کے رفقا میں شامل تھے اسی للیانی کے ایک معزز خاندان کے نواسے تھے۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب میرے والد صاحب کو "بھائی جی" کہہ کر پکارتے تھے کہ اس زمانے میں ایک مقام میں ننھیالی تعلق کا ہونا باہم محبت اور قرب کا موجب ہوتا تھا۔

ننھیال تو میرے بھی للیانی کے تھے اللہ تعالیٰ کی ذرہ نوازی سے کیا بعید کہ ان بزرگوں کے ساتھ اس نسبت کے صدقے مجھے اپنے آپ میں نیک تبدیلی پیدا کر نیکی توفیق عطا ہو جس سے میرا مالک مجھ سے راضی ہو جائے۔ کہ میں نے بھی وہی دودھ پیا تھا (للیانی کا) جو ان قابل تقلید بزرگوں نے پیا تھا اگرچہ بعد المشرقین ہے مگر قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے مکمل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30437 میں فوزیہ نفیس زوجہ نفیس احمد ظفر قوم جٹ سرویا پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/15000 روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی ساڑھے آٹھ تولہ مالیتی۔/C$1275۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/450$ ماہوار بصورت پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فوزیہ نفیس کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر1 نفیس احمد ظفر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد اشرف عارف مربی سلسلہ کینیڈا۔

مسل نمبر 30438 میں امتہ الرشید زوجہ مرزا نسیم اللہ بیگ قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ایک ہزار روپے وصول شدہ۔/1000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے آٹھ تولہ مالیتی۔/C$1275۔ 3۔ پلاٹ برقبہ 5 مرلہ واقع عیسیٰ نگری نارووال مالیتی۔/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/C$200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرشید 1175-52 BERKLEY DRNW کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر1 مرزا نسیم اللہ بیگ وصیت نمبر 17469 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد اشرف عارف مربی سلسلہ کیلگری کینیڈا۔

مسل نمبر 30439 میں سیدہ صدف شاہ بنت سید نصیر احمد شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ موتیوں کا ہار مالیتی۔/C $ 239 اور گھڑی مالیتی۔/59 ڈالر کینیڈین اس وقت مجھے مبلغ۔/100 ڈالر کینیڈین ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ صدف شاہ کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر1 سید نصیر احمد شاہ والد موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد اشرف عارف مربی سلسلہ کینیڈا۔

مسل نمبر 30440 میں امتہ الشافی زوجہ محمود نصر اللہ خان قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-4-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/3000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے 4 تولہ مالیتی۔/C $ 675۔ 3۔ تین انگوٹھیاں وزنی نامعلوم مالیتی۔/C $ 750۔ پلاٹ برقبہ دس مرلہ واقع شاہ تاج کالونی والٹن روڈ لاہور مالیتی۔/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الشافی ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ حال کینیڈا گواہ شد نمبر1 سید تنویر شاہ کینیڈا گواہ شد نمبر2 سید شعیب احمد کینیڈا۔

مسل نمبر 30441 میں ناصرہ بیگم اسحاق زوجہ محمد اسحاق قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منٹریال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 89-3-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 2 تولہ مالیتی۔/300$ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/12000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200$ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ بیگم اسحاق منٹریال کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد اسحاق وصیت نمبر 26711 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 عزیز اللہ کینیڈا۔

مسل نمبر 30442 میں تکریم نصر اللہ بیوہ محمد نصر اللہ مہر صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ۔/8000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی 6 تولہ مالیتی۔/C$900۔ 3۔ رہائشی مکان جو دو سال سے مارٹگیج پر لیا ہوا ہے مارٹگیج 52 سال ہے۔ ترکہ خاوند ایک لاکھ ڈالر انشورنس کا ملا ہے میرا حصہ 1/8 ہے۔ C$12500۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/C$1522 + C$400 ماہوار بصورت ویلفیئر الاؤنس اور انشورنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نکریم نصر اللہ کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد زکریا برادر موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد اشرف عارف مربی سلسلہ کینیڈا۔

بقیہ صفحہ 3

ہے تو ایک تو اس دعا سے پہلے حضرت ایوب کا صبر ہے جس نے ایک پس منظر بنایا اور پھر اوّاب کا مطلب ہے ہر بات میں خدا کی طرف دوڑتا تھا۔ غیر کی طرف نہیں جاتا تھا۔ جب بھی کوئی ضرورت پڑتی تھی، جب کوئی تکلیف ہوتی تھی اگر دوڑتا تھا تو خدا کی طرف دوڑتا تھا۔ یہ دو عادتیں ہیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو اس شان کے ساتھ قبول کیا ہے۔

پس جب بھی آپ (-) دعائیں مانگا کریں تو ان اداؤں کے ساتھ مانگا کریں جن اداؤں کے ساتھ پھر دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ بعض لوگ مجھے کہتے ہیں کہ جی ہمیں آپ دعا لکھ دیجئے جو ہم کرتے رہیں۔ بعض کہتے ہیں ہم یہ ورد کرتے چلے جا رہے ہیں۔ گھنٹوں مصلے پر بیٹھ کر ورد کرتے چلے جاتے ہیں۔ ہماری دعا تو ابھی تک قبول نہیں ہوئی لیکن بغیر اداؤں کے کیسے قبول ہو گی۔ پیار تو اداؤں پر آتا ہے کلمات پر نہیں آیا کرتا۔ ایک ہی بات ایک عام آدمی کہتا ہے بعض دفعہ اس پر غصہ آجاتا ہے ایک ایسا شخص جس سے پیار پیدا ہو جائے جب وہ بات کہتا ہے تو اس پر پیار آتا ہے پیار آنا ایک نفسیاتی کیفیت کا نام ہے اور قبولیت دعا کا پیار سے تعلق ہے۔ جس طرح ایک شاعر نے کہا ہے کہ:۔

ان کو آتا ہے پیار پر غصہ
ہم کو غصہ پر پیار آتا ہے

اب دونوں کا آپس کا تعلق اس قسم کا ہے کہ ایک شخص کو نفرت ہے ایک کو محبت ہے۔ جس کو نفرت ہے کہنے والا کہتا ہے ہم اس سے پیار کرتے ہیں تو اسے ہم پر غصہ آجاتا ہے اور ہمارا یہ حال ہے کہ جب اسے غصہ آتا ہے تو ہمیں پیار آجاتا ہے تو یہاں دعاؤں کے معاملہ میں محض لفظوں کی بات نہیں ہے کہ کسی نبی کے الفاظ آپ دہرانے لگ جائیں۔ (کلام الٰہی) نے ان کیفیات کا ذکر فرمایا ہے۔ ان حالات کا ذکر فرمایا ہے۔ ان نبیوں کے اخلاق کا ذکر فرمایا ہے۔ ان نبیوں کے اپنے ساتھ تعلقات کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ ایک پس منظر بنا کر پھر وہ دعا سکھائی گئی ہے۔ اس پس منظر کے پیدا کرنے کے لئے اگر انسان کوشش کرے اگرچہ ویسا نہ بھی بن سکے لیکن کچھ تو ہو پھر دعا کر کے دیکھے کبھی خطا نہیں جائے گی۔ میرا تو ایمان ہے کہ وہ دعا جو انبیاء نے کی اور خطا نہ گئی اگر اسی درد اور اسی جذبے کے ساتھ کی جائے تو کبھی خطا نہیں جائے گی۔ ہم نے تو دیکھا ہے کہ وہ اچھے ڈاکٹر جو نسخے بیان کرتے ہیں اور ساتھ اس کے متعلق تفصیل سے بتاتے ہیں کہ یہ یہ باتیں ہوں تو نسخہ کارگر ہو گا۔ ان کا نسخہ واقعی کارگر ہوتا ہے۔ میں ہومیو پیتھک کا شوق رکھتا ہوں اور میں نے دیکھا ہے بعض ڈاکٹر جو نسخہ بتاتے ہیں شاذ ہی کبھی کامیاب ہو لیکن بعض جو تفصیل سے بتاتے ہیں کہ یہ یہ باتیں ہوں تو کامیاب ہو گا وہ ضرور کامیاب ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے بہتر کون ڈاکٹر ہو سکتا ہے جو انسان کی ہر اصلاح کے لئے ہمیں (کلام الٰہی) جیسا نسخہ عطا کرتا ہے۔ آپ غور سے دیکھیں تو (کلام الٰہی) کی ہر دعا سے پہلے اس کا پس منظر بیان ہوا ہے۔ وہ ساری ادائیں تفصیل سے زیر بحث لائی گئی ہیں جن پر نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو قبول فرمایا۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص389 تا395)

بقیہ صفحہ 5

اس لئے ان سے بھی حفاظت کا خیال رکھنا چاہئے۔ کیڑے مکوڑوں کے زیادہ حملے کی صورت میں اگرچہ دوائیاں استعمال کی جا سکتی ہیں لیکن یہ ایک مشکل امر ہے۔ بہرحال اس میں احتیاط ازحد لازمی ہے۔ سبزیوں پر ایسی دوائیوں کا سپرے کیا جانا چاہئے جن کا اثر جلد زائل ہو جائے۔ اس مقصد کے لئے نوگاس اور میلاتھیان اور ڈائی تھین۔ ایم 45 کا سپرے کیا جا سکتا ہے۔ ان کا زہریلا اثر بالترتیب دو تا پانچ دن میں ختم ہو جاتا ہے بہرحال اگر دوائی چھڑکی جائے تو کم از کم دس دن بعد سبزیاں استعمال کی جائیں اور ان کو استعمال کرنے سے پہلے اچھی طرح دھو لینا چاہئے اور چھلکا اتار کر استعمال کرنی چاہئیں۔

بہرحال سپرے سے پہلے کسی ماہر سے اس کے متعلق مشورہ ضرور کر لیا جائے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ رانی بی بی صاحبہ بیوہ مکرم دین محمد صاحب پلنگ کالونی کوٹلی آزاد کشمیر کافی عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں کمزوری اور ضعف بہت ہے احباب سے ان کی تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ارشاد باری صاحب چناب بلاک علاقہ اقبال ٹاؤن لاہور مورخہ 20 فروری 1996ء کو موٹر سائیکل پر قبولہ سے لاہور آرہے تھے۔ ملتان روڈ پر ان کو ایک ٹرالی کے ساتھ حادثہ پیش آ گیا۔ سر پر اور بازو پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ جنرل ہسپتال لاہور میں دماغ کا اپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

○ مکرمہ شریفاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد دین صاحب ٹھیکیدار دارالعلوم شرقی ربوہ کچھ عرصہ سے کافی بیمار چلی آرہی ہیں۔ شوگر کی تکلیف بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم ظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ کے چچا مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب آف تہال ضلع گجرات کی آنکھ میں سفید موتیا کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں متوقع ہے۔ اپریشن کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ضروری اعلان

○ حکومت صوبہ سرحد کے تحت کام کرنے والی ماحولیات کے بچاؤ کی ایجنسی نے Protection of Environment (ماحول کا بچاؤ) کے موضوع پر آل پاکستان پوسٹر مقابلہ کا اعلان کیا ہے۔ مقابلہ مندرجہ ذیل دو لیولز پر ہو گا۔ (1) کالج/یونیورسٹی لیول (2) سکول لیول

شرائط: (1) کالجز یونیورسٹیز کے طلبہ کی طرف سے آنے والے پوسٹرز کا سائز 30X20 ہونا چاہیے جبکہ سکولوں کے طلبہ کی طرف سے آنے والے پوسٹرز کسی سائز کے ہو سکتے ہیں۔

انعامات کالجز یونیورسٹیز=
اول 5000 روپے
دوئم 3000 روپے
سوئم 2000 روپے

انعامات سکولز = اول 3000 روپے دوئم 2000 روپے سوئم 1000 روپے تعداد پوسٹرز بھجوانے پر کوئی پابندی نہیں۔ تمام انٹریز کا مندرجہ ذیل پتہ پر 15- مارچ 96ء سے قبل پہنچنا ضروری ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف فائن آرٹس 23 - جمرود لین یونیورسٹی ٹاؤن پشاور ٹیلی فون 40613-

(نظارت تعلیم)

کھیل اور کھلاڑی

6 Th
WORLD CUP
1996

ورلڈ کپ کا پہلا اپ سیٹ

عالمی کپ مقابلوں اور اہم ٹورنامنٹوں میں شائقین اور ماہرین کی نظریں اس بات پر مرکوز رہتی ہیں کہ کون سی ٹیم اپ سیٹ کرتی ہے۔ ماہرین پیشگوئیاں کرتے ہیں کہ کون سی ٹیم اپ سیٹ کرنے کی صلاحیت کی حامل ہے۔

حالیہ ورلڈ کپ میں سری لنکا کے بارے میں کہا جا رہا تھا کہ یہ ٹیم اپ سیٹ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ لیکن سری لنکا کو دو اہم میچوں میں واک اوور مل گیا۔ اور اپ سیٹ کے امکانات کم ہو گئے۔

تین نوآموز ٹیموں کینیا ہالینڈ اور امارات میں سے کسی کے بارے میں امید نہ تھی کہ وہ بھی اپ سیٹ کر سکتی ہے۔ لیکن گزشتہ دنوں کینیا نے غیر متوقع طور پر ویسٹ انڈیز کو ہرا دیا۔ یہ شکست بھی عبرت ناک تھی۔ کینیا نے پونا' بھارت میں ہونے والے اس میچ میں 166 رنز بنائے یہ کوئی ایسا بڑا ٹارگٹ نہ تھا کہ ویسٹ انڈیز کی ٹیم 'لارا جیسے عالمی نمبر ون بیٹسمین کی موجودگی میں پورا نہ کر سکتی لیکن حیرت ناک طور پر ویسٹ انڈیز کی ساری ٹیم صرف 93 رنز پر آؤٹ ہو گئی۔ ماضی میں دو بار ورلڈ کپ جیتنے والی ٹیم کو یہ شکست کرکٹ کی تاریخ کا ایک حیران کن واقع ہے۔ اب تک ویسٹ انڈیز کے سوا کسی ملک نے دو بار ورلڈ کپ جیت کر نہیں دکھایا اس شکست کے بعد پول اے کی ترتیب غیر یقینی صورت حال کا شکار ہے۔ پول اے میں آسٹریلیا اور سری لنکا پہلے نمبر پر ہیں۔ دوسرے نمبر پر بھارت ہے۔ لیکن خطرہ ہے کہ تین شکستوں کے بعد ویسٹ انڈیز کوارٹر فائنل سے ہی باہر نہ ہو جائے۔

پاکستان کو پہلی شکست جنوبی افریقہ کی مضبوط ترین ٹیم کے ہاتھوں اٹھانا پڑی۔ اگرچہ پاکستان نے میاں داد کی کمر درد کی وجہ سے غیر موجودگی کے باوجود 242 رنز بنا لئے تھے جس میں عامر سہیل کی خوبصورت سنچری بھی شامل تھی لیکن جنوبی افریقہ کے بلے بازوں نے جس طوفانی رفتار سے سکور کیا اس نے میچ پر سے ان کی گرفت ایک لمحہ بھی ڈھیلی نہ ہونے دی۔ وقار یونس نے کچھ کامیابیاں حاصل کیں اور ثقلین مشتاق نے بھی دو وکٹیں پائیں لیکن پاکستانی فاسٹ باولروں کو جنوبی افریقہ نے خوب پیٹا۔ وسیم اکرم اور مشتاق بالکل ناکام رہے۔ کپتان وسیم اکرم چھ کی بجائے دس دس بالوں کا اوور پھینکتے رہے۔ نو بالوں اور وائیڈ بالوں کا ڈھیر لگاتے رہے۔ جنوبی افریقہ کے ہنسی کرونئے کو بہترین آل راؤنڈ کارکردگی کی بناء پر مین آف دی میچ کا اعزاز دیا گیا۔

آج 3 مارچ کو پاکستان کا برطانیہ سے مقابلہ بھی اہم ہے برطانیہ نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ سے ہار چکا ہے۔ اور کی ٹیم کو مضبوط قرار نہیں دیا جا سکتا۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ وزیراعظم اپوزیشن سے بہتر ورکنگ ریلیشن شپ کے لئے جلد اقدامات کریں گی۔ انہوں نے وزیراعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات کے بعد بتایا کہ میرے خلاف عدم اعتماد کی کوئی تحریک پیش نہیں کی جارہی اور نہ ایوان میں ایسی کوئی فضا پائی جاتی ہے۔ وزیراعظم سے میری ملاقات معمول کے مطابق تھی۔ تحریک عدم اعتماد کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کی مدت کم کرکے چار سال کر دی جانی چاہئے انہوں نے کہا کہ شیخ رشید اور دیگر اسیر ارکان کے بارے میں رولنگ میں نے مختلف ممالک کے سپیکروں سے مشورے کے بعد دی تھی۔

○ عالمی بینک نے غازی بروتھا ڈیم کی تعمیر رکوا دی ہے۔ ڈیم کے ساتھ تعمیر ہونے والی متبادل نہر ماحول اور وہاں کے لوگوں پر پڑنے والے اثرات کی رپورٹ مرتب ہونے تک واپڈا کو علاقہ میں کوئی کارروائی نہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ عالمی بینک کے ذرائع نے کہا ہے کہ واپڈا کی رپورٹ کے بعد منظوری دی جائے گی۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان کو چین سے ایٹمی مواد کی فراہمی واضح نہیں امریکی حکومت کوئی فیصلہ کرنے سے قبل صاف اور سیدھے حقائق جاننا چاہتی ہے۔ معاملہ کی تہہ تک جائیں گے۔ پہلے ثبوت حاصل کرتے ہیں پھر فیصلہ کرتے ہیں۔ ایٹمی مواد کی منتقلی ثابت ہو گئی تو نتائج سامنے آئیں گے۔

○ پاکستان میں امریکہ کے سفیر تھامس ڈبلیو سائمنز نے لاہور میں ایک تقریب کے بعد صحافیوں سے غیر رسمی گفتگو میں کہا کہ اگر پاکستان ہم سے دوستی نہ چاہے تو ہمیں بھی ضرورت نہیں۔ امریکہ اور پاکستان متفقہ اور غیر متفقہ مسائل حل کرنے پر رضامند ہیں پاکستان اسے ناکافی سمجھتا ہے تو اس نے کبھی اس سلسلے میں اشارہ نہیں دیا۔ براؤن ترمیم کے تحت پیش رفت ممکن ہے لیکن کوئی پیشگوئی نہیں کی جا سکتی۔ پاکستان کی طرح امریکہ میں بھی سیاسی عمل مستحکم ہے۔ وہاں جو لوگ براؤن کی یا پاکستان کو پرزے دینے کی مخالفت کرتے ہیں تو یہ نہ تو ان کا جرم ہے اور نہ کوئی غیر فطری عمل ہے بلکہ یہ جمہوریت کا حصہ ہے۔ اگر 435 کے ہاؤس میں 14۔ ارکان نے پاکستان کے خلاف امریکی صدر کو خط لکھ دیا ہے تو یہ کوئی بڑی تعداد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اب کاروبار کے لئے "اوپن" ملک ہے۔

○ روس چین بھارت اور ایران ایٹمی شعبہ میں تعاون کریں گے ایٹمی بجلی کے وسائل کو تجارتی مقاصد کے لئے استعمال میں لانے کے لئے روس نے ایک ریسرچ فاؤنڈیشن قائم کی ہے جو 1998ء تک تجرباتی ایٹمی ری ایکٹر بنائے گی۔

○ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ ریٹائرڈ جنرل حمید گل نے کہا ہے کہ نواز شریف نے امریکہ میں قوم کی ترجمانی نہیں کی۔ قوم ایٹمی دھماکہ چاہتی ہے۔ وزیراعظم اور اپوزیشن لیڈر عوام کو دھوکہ دینے کی بجائے کھل کر بات کریں۔

○ پانی و بجلی کے وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ بعض لوگ سیاست چمکانے کے لئے کالا باغ ڈیم کے مسئلے کو طول دے رہے ہیں۔ ڈیم کے بارے میں بریفنگ دینے اور ٹیکنیک کے معاملات سمجھانے کے لئے باقاعدہ سیل جلد کام شروع کرے گا۔ کالا باغ ڈیم ہر قیمت پر بنے گا۔ اس بارے میں رکاوٹیں دور کرلیں گے۔

○ پابندیوں کے باوجود ایران کے ساتھ پاکستان کے تجارتی روابط پر امریکہ نے شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ ایک آسٹریلوی کمپنی کو پاکستان و ایران کے درمیان گیس پائپ لائن بچھانے سے روک دیا گیا۔ امریکہ دوسری کمپنیوں کو بھی وارننگ دے گا ایران کے ساتھ تجارت کرنے والی کوئی بھی کمپنی یا ملک امریکہ یا مغربی ممالک کے ساتھ تجارت نہیں کرسکے گا۔ امریکہ اقوام متحدہ کے ذریعے ایسے ملکوں کو وارننگ بھجوائے گا۔

○ امریکہ کے سابق سفیر برائے پاکستان مسٹر رابرٹ اوکلے نے انکشاف کیا ہے کہ 1988ء کے آخر میں بے نظیر بھٹو غلام اسحٰق خان اور جنرل مرزا اسلم بیگ کے ساتھ امریکہ کے صدر ریگن اور منتخب صدر بش نے یہ خفیہ معاہدہ کیا تھا کہ وہ ایٹمی پروگرام کو منجمد کردے گا۔ 1989ء میں اس پر عمل جاری رہا۔ 1990ء میں پاکستان نے یکطرفہ طور پر اس معاہدے کی خلاف ورزی کرکے ایٹمی پروگرام دوبارہ شروع کردیا۔ جس پر پریسلر ترمیم کے ذریعے پاکستان پر پابندیاں لگوائی گئیں۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ وقت بتائے گا کہ سیاست سے کون آؤٹ ہوا ہے۔ جلد اہم فیصلہ کروں گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ میرے دور میں عوام خود کو محفوظ اور آج غیر محفوظ تصور کرتے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ 1996ء تبدیلی کا سال ہے۔ ہم نام نہاد انتخابی اصلاحات کی مزاحمت کریں گے۔ مسلم لیگ اقلیت کو اکثریت پر مسلط ہونے کی کوشش کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ دوسرا ووٹ نظریہ پاکستان کی نفی ہے۔

○ کلرکوں نے حکومت کے خلاف فیصلہ کن احتجاجی تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ کلرکوں کی تنظیم اپیکا نے کہا ہے کہ اب حکمرانوں کے فریب میں نہیں آئیں گے۔ اس مرتبہ شروع ہونے والی تحریک مطالبات کی منظوری تک جاری رہے گی۔

○ مفرور قاتل اشتہاری ملزم اور خطرناک ڈاکو نذیر عرف جیرا گزشتہ شب کوٹ عبدالمالک نزد لاہور میں ایک پولیس مقابلے میں ہلاک ہو گیا۔ پولیس اور ڈاکو کے درمیان تین میل تک تعاقب کرتے ہوئے فائرنگ ہوتی رہی۔

○ بھارتی سپریم کورٹ نے وزیراعظم سے وفاقی تحقیقاتی ادارے سی بی آئی کی نگرانی کے اختیارات واپس لے لئے ہیں۔ سی بی آئی آج کل حوالہ سکینڈل کی تحقیقات کر رہا ہے۔ جس میں ملوث ہونے کے بارے میں وزیراعظم پر بھی الزامات لگائے جا رہے ہیں۔

○ اوکاڑہ میں بسنت کے موقع پر دو افراد ہلاک اور 40 زخمی ہو گئے نکاح کے بعد دولہن غائب ہو کر سہیلی کی چھت پر چڑھ کر ہم جولیوں کے ساتھ پتنگ اڑاتی رہی۔ دلہا انتظار کرتا رہا۔ کاموکی میں بسنت کے موقع پر فائرنگ سے 12۔ افراد زخمی ہو گئے۔ ڈسکہ کے رہنے والوں نے لاکھوں روپے فضا میں اڑا دیئے۔

○ ایران کے وزیر خارجہ مسٹر علی اکبر ولایتی نے کہا کہ ایران بھارت اور چین سے مل کر ایشیائی اتحاد بنانا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ ہمیں ڈرانا چاہتا ہے لیکن آزادی قائم رکھنے کی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے انہوں نے کہا کہ ایران سے بھارت کو گیس پائپ لائن کے بارے میں وزیراعظم بے نظیر نے یقین دلایا ہے کہ سپلائی روکنے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔

تصحیح نام

○ میرا نام غلطی سے بعض کاغذات میں ام کلثوم اندراج پا گیا ہے اور یہی مشہور ہو گیا ہے جبکہ میرا اصل نام امینہ کلثوم ہے۔ اس لئے مجھے آئندہ اسی نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

امینہ کلثوم زوجہ محمد شہباز
بھوڑو چک نمبر 18 ضلع شیخوپورہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز : میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون : دوکان : 837 گھر : 212175

ہوالشافی
اوقات کار : صبح 9½ تا 1 بجے اور عصر تا عشاء
فرحت کلینک (ہومیو) طارق مارکیٹ ربوہ

ٹرپل جارجٹ کے برقعے مختلف رنگوں میں
نیز ہر قسم کے جاپانی سوٹ
بازار سے انتہائی بارعایت نرخوں پر
رابطہ : اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی
نزد کوٹھی سر ظفر اللہ خان صاحب حلقہ قمر ربوہ
فون : 686

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ 906 کوٹھی نمبر 14/2 محلہ دارالبرکات ربوہ 555
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029 گلی نمبر 32 سیکٹر I-10/2 اسلام آباد فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد نزد پوسٹ آفس کراچی فون : 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534